۳۰؍ جولائی ۱۹۰۹ء

خطبہ جمعہ

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (ال عمران:۳۲) کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور اس سے سچے تعلقات محبت پیدا کرنے کے خواہشمند ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔ اس اصل سے صحابہؓ نے جو فائدہ اٹھایا ہے ان کے سوانح پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آج میں تمہیں خلاف معمول حدیث کا خطبہ سناتا ہوں۔ چند احادیث بطور اصول ہیں۔

(۱)۔ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان) یہ حدیث عظیم الشان تعلیم کا رکن ہے۔ کوئی بھی تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا جب تک دوسرے بھائی کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنی جان کے لئے پسند کرتا ہے۔ اس کا ترجمہ کسی فارسی مصنف نے کیا ہے:۔

آنچہ برخود مپسندی بر دیگراں مپسند

اب اس پر تم اپنے ایمان کو پرکھو۔ کیا تمہارے معاملات دوسروں سے ایسے ہی ہیں جیسے تم اپنے ساتھ

کسی دوسرے سے چاہتے ہو؟ دیکھو کوئی نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ دھوکہ کرے یا مجھے فریب دے یا میرا مال کھائے یا میری ہتک کرے یا میرا لڑکا بد صحبت میں بیٹھے۔ پس دوسروں کے لئے یہ بات کیوں پسند کی جائے۔

(۲) ۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔ (ترمذی کتاب الزھد)

انسان دیکھے کہ جو کام میں نے صبح سے شام تک کیا ہے کیا اپنے مولیٰ کو بھی راضی کیا ہے؟ کیا ایسی خواہشیں تو اس میں نہیں جو قابل توجہ نہیں؟ اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ جو بات قابل توجہ نہیں اسے چھوڑ دے۔

(۳) ۔ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى۔ (ترمذی کتاب البر)

یہ حدیث میرے عنایت فرما استاد نے مجھے اولیت کے رنگ میں سنائی اور اس کا سلسلہ اولیت رسول کریمؐ سے برابر چلا آتا ہے۔ جو رحم کرنے والے ہیں ان پر رحمٰن رحم کرتا ہے جو بہت برکتوں والا بلند شان والا ہے۔ تم سب پر رحم کرو۔ ماں باپ کے لئے بھی رحم کا ذکر ہے اِرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل:۲۵)۔ بی بی کے لئے بھی مَوَدَّةً وَّرَحْمَةً (الروم:۲۲) اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ (ترمذی کتاب البر) اس حدیث کی تفصیل ہے۔ تم اپنی جان پر بھی رحم کرو۔ جو گناہ کرتا ہے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ ڈاکہ مارنے' جھوٹ بولنے' چوری کرنے کے لئے اور لوگ تھوڑے ہیں! تم ہی کم از کم خدا کے لئے ہو جاؤ۔

(۴) ۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى (صحیح بخاری باب کیف بدء الوحی)

ہے۔ یہ امر تو واقعی ہے کہ جو افعال مقدرت انسانی کے نیچے ہیں وہ تمہاری نیت و دلی قصد کے تابع ہیں۔ پس جیسے جیسے اعمال میں نیات ہیں ویسے ویسے پھل ملتے ہیں۔ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو اور خدا کے ہو جاؤ پھر یہ دنیا بھی تمہاری ہے۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔

جے توں اس دا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

(بدر جلد ۸ نمبر ۴۱-- ۵/ اگست ۱۹۰۹ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆